Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۸ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ، ۲۹ تبوک ۱۳۶۹ ہش، ۲۹ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۱

روس میں وقف عارضی کریں

"میں امید رکھتا ہوں کہ جو دوست استطاعت رکھتے ہیں اور ایک ولولہ اور جوش رکھتے ہیں وہ اب روس میں (دعوت الی اللہ) کے لئے مستعد ہو جائیں اور وقف عارضی کے لئے ایسے نام ملنے چاہئیں جو ان جگہوں میں جاکر بڑی محنت اور کوشش سے بھولی بسری جماعتوں کا کھوج لگائیں۔ اور پھر ان سے رابطہ کریں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"افسوس ہے کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں کہ دوسرے پہلو کی طرف اُن کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جس قدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے، اتنا ذکر کسی اور امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا اور کہا کہ جب تک الیاس آسمان سے نہ آئے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اَڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا، ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیداتِ الٰہی، نصرتِ حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھ دیتا کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکّہ ہوگا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۰-۱۹۱)

اللہ تعالیٰ کے حضور معزز وہی ہے جو قناعت کے اصول پر کاربند ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"آج دنیا میں بڑی بیماری یہی ہے کہ دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور آگے اس سے ہزار بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ہزار تلخیاں پیدا ہوتی ہیں۔ بے اطمینانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ غصے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً آج کی دنیا میں جو امیر ہو جائے وہ غریب کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ حالانکہ اسے خیال ہونا چاہیئے کہ انسان ہونے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عزت دی ہے وہی عزت اس کو بھی بخشی ہے۔ دولت عزت کی نشاندہی نہیں کرتی۔ اگر اللہ تعالےٰ نے اسے دولت دی ہے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا امتحان لیتا ہے۔ اگر وہ اس امتحان میں پورا اترے تو وہ معزز ہوگا۔ اور اگر وہ اس امتحان پر پورا نہ اترے تو وہ ذلیل ہو جائے گا۔ پھر کسی کی غربت بھی یہ نہیں بتاتی کہ وہ خدا کی نگاہ میں حقیر ہے بلکہ وہ بھی ایک رنگ کا امتحان ہے۔ جو شخص غربت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفائے عہد پر پختگی سے قائم رہتا ہے۔ قناعت کے اصول پر کاربند ہوتا ہے۔ غربت میں عمدہ اخلاق کو ظاہر کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہو جاتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کسی کو دولت دے دیتا ہے اور کسی کو نہیں دیتا۔ کسی کو غربت کے امتحان میں ڈالتا ہے اور کسی کو نہیں ڈالتا۔ ہر دو حالتیں انسان پر دیجیں آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اگلی زندگی میں ہر دو کو اپنے بہت سے فضلوں سے نوازتا ہے۔ اور کسی کو گھاٹے میں نہیں رکھتا۔"

(تعلیم القرآن کلاس سے خطاب فرمودہ ۷ اگست ۱۹۶۹ء)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تمام جماعتوں کے امراء صدر صاحبان عہدیداران اور مربیان کرام اپنے اپنے ہاں حسب حالات ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۱۱ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز بدھ یا جیسا مناسب ہو جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری شان کے ساتھ منانے کا اہتمام کریں اور پھر جلد ان جلسوں کی رپورٹیں بھی ارسالِ مرکز کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

○ مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور کی اہلیہ محترمہ خیرالنساء صاحبہ پتّے کے آپریشن کے بعد ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم جمال الدین صاحب شمس کی بھابھی امۃ الحفیظ صاحبہ کا ۱۲ ستمبر کو (PIM) اسلام آباد میں اپریشن ہوا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔

○ مکرم سردار منور احمد صاحب ڈوگر کو ٹانگ پر پھوڑا نکل آیا ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دقت ہے۔

○ مکرم عبدالرحیم صاحب یونس ساکن دارالضیافت کو مورخہ ۲۱ ستمبر ۹۰ء کو بیت اقصیٰ کے قریب ایک حادثہ پیش آیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی دائیں بازو کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا ہے وہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ ہاجرہ درد صاحبہ آج کل بیمار ہیں۔ بیماری کی تشخیص نہیں ہو رہی۔

○ مکرم خواجہ مجید احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم عطاء اللہ صاحب ولد میاں علم الدین صاحب بعمر ۸۰ سال بروز بدھ مورخہ ۱۹ ستمبر ۹۰ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔

آپ مکرم محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی (چکی والے) کے برادرِ اکبر تھے۔ آپ کے والد میاں علم الدین اور دادا میاں قطب الدین صاحب آف لودھی ننگل کو حضرت اقدس کے رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا۔

احباب کرام سے ان کی بلندیٔ درجات کی درخواستِ دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۲۹ ستمبر ۱۹۹۰ء

ورزش اور کھیلیں

انسانی زندگی کی ایک بہت بڑی ضرورت صحت ہے۔ صحت نہ ہو تو نہ صرف یہ کہ زندگی بے لطف ہو جاتی ہے بلکہ انسان کوئی کام بھی ڈھب سے نہیں کر سکتا۔ ذرا ذرا سی بات پر چڑچڑا پن ظاہر ہونے لگتا ہے یا تو بات کرنے کو جی نہیں کرتا یا بات کی جاتی ہے تو بے دلی سے۔ کسی کام کو مکمل کرنے کی ہمت نہیں پڑتی اور کام مکمل کر بھی لیا جائے تو انسان تھکان سے چُور ہو جاتا ہے۔

صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ورزش اور کھیلیں از حد ضروری ہیں۔ ان سے صحت بھی بحال رہتی ہے اور بشاشت بھی پیدا ہوتی ہے۔ ہر کام دل لگا کر کیا جاتا ہے اور ایک کام مکمل ہوتے ہی دوسرے کام کی طرف طبیعت مائل ہو جاتی ہے اور چاہتی ہے کہ کام کئے ہی جائیں۔

گذشتہ روز جب ربوہ میں آل پاکستان گیمز اور اتھلیٹکس کے مقابلے شروع ہوئے تو افتتاحی تقریر میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ و وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے مجلس خدام الاحمدیہ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ وہ کوئی ایک حلقہ منتخب کر کے اس بات کا جائزہ لیں کہ کتنے اطفال اور خدام ورزش کرتے ہیں۔ اور کھیلوں میں حصّہ لیتے ہیں۔ اور یہ جائزہ اس لئے لیا جائے تاکہ جو ورزش بھی نہیں کرتے اور کوئی کھیل بھی نہیں کھیلتے انہیں ورزش اور کھیل کے لئے آمادہ کیا جا سکے۔

محترم چوہدری صاحب نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ کھیل عام طور پر ایسے کھیلے جائیں جن میں بیک وقت بہت سے اطفال اور خدام حِصّہ لے سکیں۔ یہ بات نہائت ضروری ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال اور خدام کو کھیلوں میں شریک کرنے کے لئے ایسی ہی کھیلیں ہوتی چاہئیں کہ کثیر تعداد کو حِصّہ لینے کا موقعہ ملے۔

جو بچے اور نوجوان کسی کھیل میں حصّہ نہ لے سکیں ان کیلئے نہائت ضروری ہے کہ وہ ورزش کریں جو گھر پر بھی کی جا سکتی ہے۔ اور میدان میں بھی اور پیدل چلنے کی صورت میں سڑکوں کے کناروں پر بھی۔

خود نہ کہئے گا اس سے کوئی بات
وہ جو پُوچھے بتائیے اس کو
اُنس انسان سے تو لازم ہے
دل کے نزدیک لائیے اس کو

ابو الاقبال

راہ پکارے گی جو رستہ بولے گا
رستہ زندہ ہے تو رستہ بولے گا
ہجر میں گھُل جائے گی وصل کی لذّت بھی
رُوٹھنے والا ہنستا ہنستا بولے گا
منزل آپ پکارے گی رَہ چلتوں کو
رستوں کے اندر اک رستہ بولے گا
جھُوٹا بول رہا ہے اتنے عرصے سے
سچّا بھی اب جستہ جستہ بولے گا
اُٹھ جائیں گے پَردے اصل حقیقت سے
صدیوں کا رازِ سربستہ بولے گا
دل کی دِلّی کے کھنڈرات پکاریں گے
سایۂ دیوارِ شکستہ بولے گا
لمحہ لمحہ وقت کی رسّی جلنے دو
وقت آنے پر عہدِ گذشتہ بولے گا
نسخہ بن کر پِس جاؤ گے نادانو
جب تقدیر کا ہاون دستہ بولے گا
مضطر کمرہ بھر جائے گا خوشبو سے
گل موسم میں خود گلدستہ بولے گا

چوہدری محمد علی

ترقّی کے ذرائع استعمال کریں تا ملک ترقّی کرے

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"پس سمجھدار نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور ماحول پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اور قوم کی ترقی کے کون سے ذرائع ہیں ان ذرائع کو استعمال کریں تا ملک ترقی کرے۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم ..... تجارتوں۔ ایجادوں۔ زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شائد کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائیں لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے"

(شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

بارشیں اور اسہال

بارشوں کا موسم تو آگیا تھا لیکن ابھی بارشیں شروع نہیں ہوئی تھیں۔ شام کے وقت صحن میں بیٹھے ایک ڈاکٹر صاحب سے باتیں ہو رہی تھیں۔ دور بائیں طرف بادل کی ایک چھوٹی سی ٹکڑی دکھائی دیتی تھی لیکن باقی سارا آسمان صاف تھا۔ اسی پر بات شروع ہو گئی کہ اتنی دور بادل کی ٹکڑی ہو تو کیا یہاں بھی چھینٹے پڑ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے یہ بادل پھیل تو سکتا ہے نا۔ وہاں سے چھینٹے یہاں نہ آئیں لیکن اچانک یہ بادل پھیل کر آسمان پر چھا سکتا ہے اور یہاں بھی بارش ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک چھینٹا پڑا۔ اور پھر اس کے بعد ایک اور۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر بادل چھا گئے اور تیز بارش شروع ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے بڑے تو ایسی بارشوں سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لطف اندوز تو چھوٹے بھی ہوتے ہیں لیکن ان کے لئے بعض مشکلات بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ جب بارشیں شروع ہوتی ہیں۔ تو بچوں کو اسہال کا مرض ہونے لگتا ہے۔ خاص طور پر چھوٹے بچے تو اس مرض میں جلد اور اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ جو بچے فیڈر کے ساتھ دودھ پیتے ہیں وہ اس لئے جلدی اسہال کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ فیڈر اچھی طرح اور اس قدر صاف نہیں کیا جاتا کہ اس میں جراثیم نہ رہیں۔ جہاں تک ماؤں کا اپنا دودھ بچوں کو پلانے کی صورت ہے۔ اس میں یہ دودھ جراثیم سے بھی پاک ہوتا ہے اور اس میں یہ قوت بھی ہوتی ہے کہ بچے کو انفکشن سے بچائے رکھے پانی کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اگر پانی میں آلودگی ہو تو یہ اسہال کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اسہال میں بچے کو پتلی ٹٹیاں آتی ہیں اور وہ قے بھی کرنے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں ماؤں کو چاہیئے کہ بچوں کو زیادہ مائع چیزیں پلائیں۔ پانی یا شوربا یا لسی یا ایسی ہی دیگر چیزیں۔ ماؤں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ بچے کے جسم میں پانی کی کمی تو نہیں ہو رہی۔ اگر پانی کی کمی ہو رہی ہو تو اس کے نتیجے میں بچے کو پیشاب کم آئے گا۔ وہ پیاس زیادہ محسوس کرے گا اور پانی کے لئے زیادہ خواہش کا اظہار کرے گا۔ بہت چھوٹے بچے ایسی حالت میں خاصے چڑچڑے ہو جاتے ہیں اور روتے بھی زیادہ ہیں۔ اگر مائیں یہ دیکھیں کہ بچے کی جلد خشک معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح اس کے ہونٹ اور زبان بھی خشک ہیں وہ روتا ہے تو اس کی آنکھوں میں آنسو کم آتے ہیں اور اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ سر کے اوپر کا حصہ بھی نیچے کی طرف دب گیا ہے۔ سانس تیز ہو گیا ہے۔ اسی طرح دل کی دھڑکن بھی تیز ہوتی ہے۔ اگر ان علامات میں سے کوئی علامت ظاہر ہونے لگے تو بچوں کو ایسی نمکیات منہ کے ذریعے دینی چاہئیں جو اس میں پانی کی مقدار کو بڑھائیں۔ کہتے ہیں کہ بیسویں صدی کی یہ ایک بہت بڑی طبی دریافت ہے کہ جسم میں پانی کم ہونے کی صورت میں نمکیات دیئے جائیں۔

جسم میں پانی کا کم ہو جانا مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اسی لئے پینے والی چیزیں جن میں نمکیات شامل ہوں۔ پانی کی مقدار کو بحال کرتی ہیں۔ ان نمکیات میں گلوکوز۔ سوڈیم کلورائڈ۔ پوٹاشیم کلورائڈ اور ٹرائی سوڈیم سائٹریٹ ایک خاص توازن کے ساتھ شامل کئے جاتے ہیں اور اس کے ایک پیکٹ کو ایک لٹر پانی میں حل کیا جاتا ہے۔ یہ وہ محلول ہے جو جسم میں پانی کی مقدار کو متوازن کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ یا تو بنے بنائے پیکٹ لینے چاہئیں یا اگر ان اجزاء کو خود حل کر کے یہ محلول تیار کیا جائے تو اس بات کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ تمام اجزا کی مقدار صحیح ہو۔ کسی ایک کی مقدار کم ہونے سے یہ محلول بے فائدہ بھی ہو سکتا ہے اور نقصان دہ بھی اور اس بات کا بھی خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ جتنا محلول تیار کیا جائے اسے یا تو ۲۴ گھنٹوں میں استعمال کر لیا جائے یا اس کے بعد باقی ماندہ کو پھینک دیا جائے جہاں تک دو سال سے کم عمر کے بچوں کا تعلق ہے انہیں ایک کپ کا چوتھا حصہ یا آدھا دیا جانا چاہیئے اور دو سال سے زیادہ عمر کے بچوں کو آدھا کپ یا پورا کپ۔ اس محلول کا طبی نام او۔ آر۔ ایس ہے۔ خاص طور پر جب بچہ ٹٹی کرے تو اس کے بعد یہ محلول فوراً پلایا جائے۔ اس بات کے پیش نظر کہ بچے کو اسہال میں پیاس لگتی ہے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جب بھی وہ پیاس کا اظہار کرے فوراً یہ محلول پلایا جائے۔ اگر بچہ الٹیاں بھی کرتا ہے تو ہر الٹی کے بعد دس منٹ انتظار کر کے اسے ایک چمچہ پلائیں اور پھر ایک ایک دو دو منٹ کے بعد پلاتے رہیں بعض اوقات چینی اور نمک کو ملا کر بھی یہ محلول تیار کر لیا جاتا ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ چینی کے دو چمچے اور نمک کا ایک چوتھائی چمچہ ایک گلاس میں حل کر لیا جائے۔ بیماری بڑھ جانے پر ڈرپ بھی لگانا پڑتی ہے۔

ماؤں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ اسہال کے دوران بچوں کی خوراک کم نہ کی جائے۔ جس طرح بھی اسے کچھ کھلایا پلایا جا سکے۔ ضرور کھلایا پلایا جائے۔ جو بچے ۶ ماہ کی عمر سے زیادہ ہوں انہیں دودھ اور پانی کے علاوہ نرم خوراک بھی دی جانی چاہیئے مثلاً پتلی کھچڑی یا دہی یا کیلا مسل کر، یہ ایسی خوراکیں ہیں کہ بچہ آسانی سے ہضم کر سکتا ہے اور ان سے انتڑیوں کی بیماری کا علاج بھی مناسب طریق سے ہو سکتا ہے۔ ایک اور فائدہ اس خوراک کا یہ ہے کہ اگر بچے کا وزن کم ہو رہا ہو تو اسے بھی پورا کرنے میں یہ مدد دیتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ اسہال میں عام طور پر دوائیں نہیں دی جاتیں۔ سوائے خاص حالات کے کیونکہ اسہال کی بیماری اپنے حدود کے اندر رہتی ہے اور ۵، دنوں کے اندر اندر از خود اس کا علاج ہو جاتا ہے۔

دواؤں کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ ان سے ٹٹی سخت ہو جاتی ہے اور یہ غلط خیال سامنے آنے لگتا ہے کہ اسہال کا علاج ہو گیا ہے۔

اسہال کی بیماری کی وجہ ایک وائرس ہے اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انٹی بایوٹک دوائیں دینے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ ان سے نقصان کا زیادہ احتمال ہے۔ بعض ماؤں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی خاص دودھ کی وجہ سے یا کسی خاص خوراک کی وجہ سے بچے کو اسہال شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ بہت سی صورتوں سے اس طرح بھی بچا جا سکتا ہے کہ مائیں اپنا دودھ پلائیں اور ہاتھ صاف رکھیں اور خوراک کو بھی ڈھانپ کر رکھیں۔ جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ دودھ پینے کے بعد عام طور پر تھوڑی سی پیلی ٹٹی کرتے ہیں۔ یہ گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے اور اسے اسہال ہرگز نہ سمجھا جائے۔ اگر بچہ ماں کا دودھ پی رہا ہے تو پہلے تین ماہ میں اسے پانی پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس عمر سے زیادہ کے بچوں کو ابلا ہوا پانی دینا چاہیئے اور پانی بھی بوتل کی بجائے چمچے کے ساتھ پلایا جائے

یہ ساری باتیں ڈاکٹر صاحب نے اس لئے ہمیں بتا دیں کہ انہیں علم تھا کہ ہمارا تعلق صحافت سے ہے۔ اور ہم ہمیشہ اسی کوشش میں رہتے ہیں کہ جو بات بھی موسم یا حالات کے مطابق قارئین کو بتائی جانی چاہیئے۔ وہ کہیں نہ کہیں سے حاصل کر کے اپنے اخبار میں شائع کر دی جائے۔ چنانچہ ہم نے بھی ان کی یہ ساری بات نوٹ کر لی اور اب قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ بتانا تو ہم بھول ہی گئے کہ دو چار چھینٹوں سے ہی ڈر کر ہم صحن سے اٹھ کر کمرے میں آ گئے اور واقعی کمرے میں آنے کے بعد اتنی تیز بارش ہوئی کہ رہے نام اللہ کا۔

اصلاح کی صورت

اگر دو قوموں میں آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو اور ان میں سے ایک اصرار کے ساتھ یہ کہتی رہے کہ وہ اپنے مؤقف سے ذرہ بھر بھی ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن اس کی خواہش ہے کہ دونوں میں صلح ہو جائے اور دونوں ایک دوسرے کے قریب آ جائیں تو اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ جو اپنے مؤقف سے ذرا بھر بھی ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ امن کو منافقت کے لبادے میں لپیٹ رہی ہے۔ یہی حال اس وقت اسرائیل کا ہے اسرائیل کے وزیر اعظم یزک شمیر نے گذشتہ روز کہا کہ جو کچھ امریکہ مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے لئے کر سکتا ہے وہ کچھ نہیں کر رہا۔ یہ انٹرویو یروشلم پوسٹ کو دیا گیا تھا جس میں شمیر نے کہا کہ اسرائیل نے عربوں کے ساتھ جنگ بند اس لئے کی تھی کہ کوئی معاہدہ طے پا جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ شمیر نے کہا کہ امریکہ کا تشدد پسند گروہوں کی نسبت عرب ممالک پر زیادہ اثر ہے اور وہ ان سے اپنی بات منوا سکتا ہے۔ اگرچہ امریکہ یہ تو کہتا ہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں لیکن وہ ساتھ ہی اس بات کا بھی اظہار کرتا ہے کہ اسے اس معاملے میں کامیابی نہیں ہو رہی۔ شمیر نے کہا میرا خیال ہے کہ جس قدر کوشش ہونی چاہیئے وہ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جا رہی۔ مصر ہی ایک ایسا عرب ملک ہے جس نے اسرائیل کے ساتھ امن معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ شمیر نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ شام اور سعودی عرب کے ساتھ بھی ایسا ہی معاہدہ طے پا جانے کے امکانات اس لئے بڑھ گئے ہیں کہ اب ان ملکوں نے امریکہ سے فوجی اتحاد بھی کر لیا ہے۔ یہ اس اتحاد کی طرف اشارہ ہے جو خلیج میں بحران کے سلسلے میں رونما ہوا ہے۔ اب امریکہ کے لئے پہلے کی نسبت یہ بات زیادہ آسان ہو گئی ہے۔ شمیر کے خیال میں امریکہ کو اس بات کی طرف مزید توجہ دینی چاہیئے کہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم ہو اور یہ امن مستحکم ہو۔ اگر وہ اس سلسلے میں پوری تندہی کے ساتھ کام کرتے رہیں گے۔ تو یقیناً کامیابی ہو گی۔

اس کے برخلاف بہت سے مغربی سفارت کاروں کا خیال ہے کہ شمیر کا اپنا رویہ مشرق وسطیٰ میں امن کی راہ میں حائل ہے۔ شمیر کا یہ کہنا کہ وہ مقبوضہ علاقوں کا ایک انچ بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ایسی بات ہے جس کے پیش نظر عرب کسی قسم کی گفت و شنید کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ اس انٹرویو میں ایک دفعہ پھر شمیر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ گولان پہاڑیاں جو شام سے ۱۹۶۷ء میں چھینی گئی تھیں وہ اور اس کی پارٹی لیکوڈ LIQUD کی رہنمائی میں ۱۹۷۱ء میں اسرائیل کا حصہ بنالی گئی تھیں۔ اب ان کی واپسی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ شمیر نے کہا کہ گولان اسی طرح اسرائیل کی حکومت کا ایک حصہ ہے جس طرح یروشلم اسرائیل کا حصہ ہے۔

کون کس طرف ھے

کون کس طرف ہے اور کس حد تک کس طرف ہے۔ عام طور پر اس بات کا اندازہ ہو تو جاتا ہے۔ لیکن جب حالات بدلنے شروع ہو جائیں اور ماحول میں تیزی اور تندی آنے لگے تو ایسی باتوں کا علم بھی ابہام کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ جہاں تک اردن کا تعلق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ حسین امریکہ کے بہت قریب ہیں لیکن اس کے باوجود جب عراق نے کویت پر حملہ کیا اور اسے عراق کے ساتھ ملحق کر لیا اور اس کے نتیجے میں امریکی فوجیں مشرق وسطیٰ میں دھڑا دھڑ آنے لگیں تو شاہ حسین ہی کے لوگوں نے امریکہ کے خلاف جلسے بھی کئے جلوس بھی نکالے اور نعرے بھی لگائے اور امریکہ کا جھنڈا نذر آتش بھی کیا۔ اگرچہ شاہ حسین تو شائد اس حد تک نہ جانا چاہتے ہوں۔ لیکن اردن کے لوگوں نے یہ سب کچھ کیا اور اپنے اس عندیہ کا اظہار کر دیا کہ شاہ حسین چاہیں یا نہ چاہیں لوگ عراق کی حمایت پر ہیں۔ اور امریکہ کے خلاف۔ چنانچہ گذشتہ روز عرب عمائدین نے وہاں پر امریکہ کے خلاف ایک کانفرنس منعقد کی جس کے متعلق امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی نمائندہ مارگرٹ کٹ وائلر CUT WILER نے کہا کہ ہماری انتظامیہ نے اس بات کو خوف اور ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے کہ اس کانفرنس میں تشدد پسند نظریوں کا اظہار کیا گیا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ مصر کے صدر حسنی مبارک کا تختہ الٹا جائے۔ اس کانفرنس کے دوران جو گفت و شنید ہوئی اور اس کے بعد جو پریس ریلیز جاری کئے گئے ان میں کہا گیا کہ ہمارا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ امریکی مفاد پر حملے کئے جائیں وہ جہاں کہیں بھی ہوں اور ہم جس طریق سے بھی حملہ کر سکیں۔ اور یہ بات اس وقت فوراً شروع ہو جانی چاہیئے جب امریکہ عراق پر فوجی حملہ کر دے۔

کٹ وائلر نے کہا کہ جس طرح کے بیان دئے گئے ہیں ان سے ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے عام طور پر سختی پسند فلسطینی رہنما ہی تھے لیکن اس کے باوجود ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس کانفرنس کا انعقاد ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ کیونکہ اس سے تشدد کی کارروائیوں کا آغاز ہو سکتا ہے۔ اور اس کانفرنس نے اس خطرے کو پس پشت ڈال دیا ہے جو عراق نے امن کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے علاوہ کٹ وائلر نے یہ بھی کہا کہ عمان میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ عرب عوام الناس کی اکثریت کے خیالات نہیں۔ انہوں نے اس بات کو دہرایا کہ بہت سے ممالک جن میں امریکہ بھی شامل ہے۔ اردن کی بہت سی اقتصادی مشکلات کے حل کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ کوئی ملک بھی اپنے دوست ملک سے یہ توقع نہیں رکھتا کہ وہ اس کے خلاف کام کرنے والوں کی پیٹھ ٹھونکے۔ لیکن ایک عرصے سے عرب ممالک جن حالات میں سے گذر رہے ہیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سو فیصد ان ممالک کی داد دینے کے لئے تیار ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں یا کسی نہ کسی وجہ سے ان کی امداد کرتے ہیں۔ ان کی اپنی مشکلات ہیں جن کا کوئی پیکیج حل انہیں نہیں مل رہا۔ کوئی ایک ملک ایک مشکل کا حل پیش کرتا ہے۔ اور کوئی دوسرا ملک کسی دوسری مشکل کا لیکن کئی مشکلات کے حل ملنے کے باوجود بہت سی مشکلات قائم رہتی ہیں۔ اس لئے ان ملکوں کو آزادانہ طور پر سوچنا پڑتا ہے کہ وہ کس حد تک کس کے ساتھ ہوں اور کن کن لوگوں کے ساتھ اپنے روابط جاری رکھیں۔ اردن بھی ایسے ہی ممالک میں سے ایک ملک ہے۔ بعض ملک اس کی ضروریات پوری تو کرتے ہیں لیکن صرف ایک حد تک اس لئے اسے اپنے روابط پر نظر ثانی کرتے رہنا پڑتا ہے اب جو امریکہ کے خلاف کانگریس عمان میں ہوئی ہے تو یہ بھی اسی لئے منعقد ہو سکی ہے کہ عمان آخر پورے کا پورا اور ہر طرح امریکہ کی جھولی میں تو نہیں پڑا ہوا۔ اس کے دنیا کے دیگر ممالک سے بھی تعلقات ہیں اور اپنے عرب بھائیوں سے بھی کسی کے ساتھ دوستی ہے اور کسی کے ساتھ دشمنی تو نہیں لیکن گہری دوستی بھی نہیں۔

ایک نئی سائنس

الفضل میں ایسے پیشوں کے بارے میں جن سے نوجوانوں کو مزید تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو۔ معلومات مہیا کرنے کا پڑھ کر ACTUARIAL SCIENCE میں کے بارے میں ابتدائی باتیں قارئین الفضل کے لئے لکھ رہا ہوں۔

ACTUARIAL SCIENCE سے کسی بھی پیش آنے والے واقعہ کا RISK اور اس RISK سے منسلک مالی نقصان کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ تاکہ اچانک ہونے والے مالی نقصان سے بچنے کے لئے بندوبست کیا جا سکے۔ ACTUARIAL SCIENCE کا دائرہ استعمال تو بہت وسیع ہے لیکن مندرجہ بالا فقرات سے قارئین سمجھ گئے ہوں گے کہ اس کا زیادہ استعمال انشورنس میں ہوتا ہے۔ جس میں لائف انشورنس ہیلتھ انشورنس۔ ملازمت کی انشورنس۔ جائداد و املاک اور اس سے ہونے والے حادثات میں جانی نقصان کی انشورنس۔ آٹو کار سے لے کر ہوائی جہاز اور بحری جہاز وغیرہ کی انشورنس شامل ہے۔ مغربی ممالک میں چونکہ انشورنس کا بہت رواج ہے قریباً ہر چیز ہی انشورنس کے تحت ہوتی ہے اس کی مناسبت سے اس پیشہ کی امریکہ و دیگر مغربی ممالک میں مانگ بھی بہت ہے۔ ان ملکوں میں بہت سی یونیورسٹیاں ACTUARIAL SCIENCE کی تعلیم دیتی ہیں ان یونیورسٹیوں کی فہرست

SOCIETY OF ACTUARIES
475 N MARTINGALE
SUITE 800
SCHAUMBURG IL 60173
U.S.A

سے مل سکتی ہے۔ یونیورسٹی کی تعلیم کے علاوہ زیادہ اہمیت PROFESSIONAL امتحانوں کو دی جاتی ہے جو تعداد میں ۱۰ ہیں۔ پہلے پانچ کا کافی حصہ ریاضی اور شماریات پر مشتمل ہے اس سے ریاضی شماریات یا سائنس کے کسی اور مضمون کی ڈگری رکھنے والے کیلئے پہلے پانچ امتحان پاس کرنا زیادہ مشکل امر نہیں۔ پہلے دو امتحان تو مکمل ریاضی اور شماریات کے ہی ہیں۔ ان امتحانوں کے SYLLABUS تاریخ۔ فیس سب مندرجہ بالا پتہ پر دستیاب ہیں

امریکہ کی یونیورسٹیاں قریباً سب ہی ایسے طالبعلموں کو جن کے پاس ریاضی شماریات یا سائنس کے کسی اور مضمون کی ڈگری ہو اور پہلے ایک یا دو ACTUARIAL امتحان پاس کئے ہوں تو TEACHING ASSISTANTSHIP کے ذریعے تعلیم میں مالی مدد بھی دیتی ہیں پہلے تین چار امتحان پاس کر لینے سے امریکہ میں ملازمت کے مواقع بہت بڑھ جاتے ہیں بہت سے نوجوان ایشیائی ملکوں سے تعلیم حاصل کرنے امریکہ آتے ہیں اور تعلیم کے دوران تین چار امتحان پاس کر کے یہیں ملازمت اختیار کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ہے کہ ACTUARIAL SCIENCE کا زیادہ استعمال RISK اور اس سے متعلقہ مالی نقصان کا تخمینہ لگانے میں ہوتا ہے اور شروع کے امتحان ریاضی اور شماریات پر ہی مشتمل ہیں۔ اسلیئے ریاضی اور شماریات کی اچھی BACKGRO-UND ہونا ضروری ہے۔ یہاں کی یونیورسٹیوں کا نصاب بھی زیادہ تر انہی مضمونوں پر مشتمل ہے۔ پیشے کے لحاظ سے اس وقت یہ پیشہ امریکہ میں بہت ممتاز ہے اور تعلیم یافتہ ACTUARIES بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اسی لحاظ سے آمدنی بھی اس پیشے میں دوسرے پیشوں کی نسبت زیادہ ہے

احمدی نوجوان جنہیں ریاضی اور شماریات میں دلچسپی ہو اس طرف ضرور توجہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتب حضرت بانی سلسلہ آسان زبان میں

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے ایک اور سلسلہ بھی شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلے کے متعلق سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی ایک کتاب کے تعارف میں لکھتی ہیں "صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی سیکرٹری اشاعت محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کو آسان الفاظ میں بطرز سوال جواب پیش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس سلسلے کی تیسری پیشکش میں "تذکرۃ الشہادتین" اور "پیغام صلح" شامل ہیں۔ دونوں شعبہ اشاعت پاکستان سے منظور شدہ ہیں۔ تذکرۃ الشہادتین میں حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف (   ) کا تذکرہ (   ) "پیغام صلح" حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کتب میں سے وہ آخری کتاب ہے جو آپ کی زندگی کے انتہائی آخری ہفتہ میں تحریر کی گئی۔ ہندوستان کی دو قوموں کو آپس میں صلح اور آشتی سے رہنے کی تلقین ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کل اقوام عالم کو ان رہنما اصولوں پر عمل کر کے افہام و تفہیم اور امن و آشتی سے رہنے کے سامان پیدا ہوں۔ اصل کتب کے مطالعے کے بعد ان کتب بطرز سوال وجواب کے مطالعہ سے مفہوم سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ خدا تعالیٰ ان کاوشوں کو شیریں ثمرات حسنہ فرماتا چلا جائے اور امتہ الباری ناصر لکھتی ہیں۔ آپ کی (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) گراں قدر کتب کا مطالعہ ہم سب کی اولین ترجیح ہونی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان خزائن سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ لجنہ کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر کتب کی اشاعت کا منصوبہ ترتیب دیا تو نقطہ آغاز پر کھڑے ہو کر یہ سفر نہایت کٹھن نظر آ رہا تھا مگر حضرت سلطان القلم کی جماعت اور اصحاب کہف اور رقیم جیسا زمانہ غیر معمولی تائید و نصرت کا سامان لایا اور ہم نے قدم قدم چلنا شروع کیا۔ خاکسار انتہائی عجز سے اپنی معاونات اور معاونین کے لئے خیر و برکت کی دعا کی درخواست عرض کرتی ہے۔ قارئین کرام نے ہماری کوششوں کو سراہا اور ہماری حوصلہ افزائی کی۔ ہمیں ہر گام پر آپ سب کی پُر خلوص دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اے خدا تو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتا رہ اور ہماری کوششوں کو شیریں ثمر عطا فرماتا رہ۔"

جیسا کہ ان دو اقتباسات سے ظاہر ہے یہ کتاب جس کا اب ہم تعارف کروا رہے ہیں "تذکرۃ الشہادتین" اور "پیغام صلح" آسان زبان میں سوال جواب کی صورت میں ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ بعض اوقات کتاب پڑھنے کے باوجود اس کے سارے مضامین ذہن میں موجود نہیں رہتے اور وہ اس لئے کہ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری بات پڑھتے ہوئے ان باتوں کا آپس میں امتیاز اور ان کی خصوصیت فوری طور پر سامنے نہیں آتی۔ اس لئے جب کتاب پڑھنے کے بعد کوئی آسان سا سوال بھی پوچھا جائے تو ذہن پر خاصا دباؤ ڈالنا پڑتا ہے کہ یہ بات ہم نے اس کتاب کے کس حصے میں پڑھی ہے اور کن الفاظ میں اس کو پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اگر ساری کتاب کو سوال جواب کی صورت میں پیش کر دیا جائے تو کتاب کے تمام موضوعات کو سمجھنے میں بھی آسانی رہتی ہے اور وہ زیادہ دیر تک ذہن پر اپنا نقش جمائے رکھتے ہیں۔ اس کے پیش نظر شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے یہ مفید کام شروع کیا اور جیسا کہ امتہ الباری ناصر نے کہا ہے قارئین نے اسے پسند فرمایا۔ اگرچہ زیادہ تر تو ان کتابوں کا فائدہ بچوں کو ہوگا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ بڑے بھی اس طریق سے اپنے آپ کو کتابوں کے تمام موضوعات سے آگاہی پہنچانے میں مفید پائیں گے۔ ایسی کتابیں جیسا کہ ہم نے ہمیشہ کہا ہے ہر گھر میں موجود ہونی چاہئیں جس کا ایک طریق یہ ہے کہ انہیں مختلف جماعتوں کی طرف سے شائع کر کے اپنے اپنے حلقے میں ہر گھر پہنچانے کا انتظام کیا جانا چاہیئے۔ خدا کرے کہ اس سلسلے کی تمام کتابیں ہر گھر میں موجود ہوں اور تمام احمدی مرد، عورتیں اور بچے ان سے مستفید ہو سکیں۔ اس کتاب کے ۵۸ صفحات ہیں اور اس کی قیمت ۸/ روپے ہے اور یہ بھی شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ن۔س)

سید ادریس احمد عاجز

عبید جرہمی امیر معاویہ کے دربار میں

ظہور اسلام کے وقت جرہم قوم کا ایک معمر شخص زندہ موجود تھا۔ جس کی عمر تین سو برس بتائی جاتی تھی۔ اُس کا نام "عبید ابن شرقیہ جرہمی" تھا۔ عہد اسلام میں بھی وہ مدت دراز تک زندہ رہا۔ یہاں تک کہ مُلک شام میں آ کر امیر معاویہؓ سے ملا۔ وہ اپنی عادت و طبیعت کے مطابق تواضع سے پیش آئے اور دوران گفتگو میں کہا

"آپ نے تو ایک زمانہ دیکھا ہے۔ کوئی عجیب و غریب واقعہ جس کا آپ کے قلب و ذہن پر گہرا نقش ہو بیان کیجئے۔ عبید نے کہا۔ — "ایک دن میں نے یہ دوران سفر دیکھا کہ ایک میّت کو دفن کیا جا رہا ہے۔ نہ جانے کیوں مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں بھی مٹی دینے کے لئے رُک گیا۔ جس کے بعد دل بھر آیا آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور میں نے بڑے پُرسوز لہجے میں یہ چند شعر پڑھے۔ جن میں موت کی کیفیت انسان کی بے بسی، اور دُنیا کی بے وفائی کا مضمون شاعر نے باندھا تھا۔ آخری شعر جو میں نے پڑھا وہ یہ تھا ؎ (ترجمہ)

انجان غریب الوطن جو اُسے
جانتا بھی نہیں اس پر رو رہا ہے
اور اس کے عزیز و اقربا قبیلے
خوشیاں منا رہے ہیں۔

میری زبان سے یہ اشعار سنتے ہی ایک شخص میری طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ "جانتے ہو یہ اشعار کس کے ہیں؟" میں نے کہا۔ "نہیں بس یہ اچھے معلوم ہوئے دل کو پسند آئے اور میں نے یاد کر لئے"۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

جی یہ انہیں مرحوم کے اشعار
ہیں۔ جنہیں آپ نے ابھی ابھی
مٹی دی ہے۔"

میں متعجب ہوا۔ تو اُس نے کہا۔ اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ آپ تو غریب الدیار ہیں۔ آپ مرحوم کی تدفین پر غمگین و متاسف ہوئے مگر یہ صاحب جو ابھی ابھی اُن کی میت قبر میں اتار کر نکلے ہیں یہ اُن کے قریب ترین عزیزوں میں سے ہیں اور اُن کے مرنے پر سب سے زیادہ مسرت بھی انہی کو ہے پھر عبید نے حضرت امیر معاویہؓ کو بتایا کہ

یہ میت عشیر بن لبید عذری کی تھی اور اسی کے یہ شعر تھے۔

ایک اور

اسی طرح کا ایک حسرت آفرین واقعہ یہ ہے کہ ایک ادیب شخص جو علامہ رضی کے ادبی کمالات کا بہت معترف تھا کسی ضرورت سے سامرہ (سر من رائے) گیا اتفاقاً اس کا گذر ایک شکستہ و منہدم مکان پر ہوا۔ کھنڈروں کی ویرانی اور سناٹے نے اس کے دل پر بڑا اثر کیا۔ وہ کچھ دیر کے لئے وہاں رُک گیا۔ اور اس مضمون کے تین شعر پڑھے ؎

"میں ان مسکنوں پر ٹھہرا۔
جن کی رونق کو مصیبت
نے لوٹ لیا ہے"۔

اتنے میں اُدھر سے گذرتا ہوا ایک شخص رکا اور یہ اشعار سن کر بولا۔ یہ اشعار تو علامہ رضی کے ہیں۔ مگر کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ منہدم مکان کس کا ہے؟ — جواب ملا "نہیں میں مسافر کیا جانوں"۔ اس شخص نے کہا۔ "جی یہ مکان بھی اُسی علامہ بے ہمتا کا ہے۔ ایک زمانے میں یہ مکان علم و فضل کا مرکز اور نہایت بارونق تھا۔ مگر آج اُس کی جو حالت ہے آپ کے سامنے ہے۔ لوگ بقائے دوام کے لئے دنیا میں کوئی یادگار چھوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس بات کا کیا علاج کہ یادگار کے باقی رہنے پر بھی نام مٹ جاتا ہے۔

ہفت روزہ لاہور

"اپنے نفس کو خدا کے حضور اور چھوٹا کرو"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین نیویز کی چوٹی پر کیمپنگ

خدام الاحمدیہ برطانیہ کی ایک دلچسپ مہم

بین نیویز برطانیہ کی سب سے اونچی چوٹی ہے ۔ اس جگہ کئی پہاڑ ہیں جن میں سب سے اونچا ۴۴۰۶ فٹ بلند ہے ۔ یہ پہاڑ لندن سے ۵۰۰ کلو میٹر دور سالٹ لینڈ کے علاقے انورنیشائر میں فورٹ ولیم کے قریب واقع ہے ایسٹ لندن کے ۱۲ خدام (جنہوں نے اپنا خرچ خود برداشت کیا) اس چوٹی کو سر کرنے کی مہم پر روانہ ہوئے ۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

طاہر نوید (آرگنائزر) نوید اختر ۔ محمد علی ۔ محمود قریشی ۔ شریف احمدی نعیم لون ۔ نوید بٹ ۔ امتیاز دین ۔ نور حسین ۔ نسیم حیات ۔ محمود حیات ۔ مبارک احمد ۔

۱۵ ، جون کو جمعۃ المبارک کے دن یہ ٹیم ایسٹ لندن سے روانہ ہو کر بیت الفضل لندن آئی ۔ جہاں انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا ۔ حضور ایدہ اللہ نے جو خود بھی ایک تجربہ کار کوہ پیما ہیں ٹیم کو مناسب ہدایات سے نوازا اور بین نیویز کی چوٹی سر کرنے میں بعض خطرات سے آگاہ فرمایا ۔ بعد ازاں حضور نے دعا کروائی ۔

پروگرام کی تفصیل اس طرح تھی کہ جمعہ کی رات کو لندن سے روانہ ہو کر راتوں رات ۱۰ گھنٹے کے سفر کے بعد سکاٹ لینڈ پہنچا جائے ۔ ہفتہ کا سارا دن چوٹی پر جانے میں صرف ہو ۔ ہفتہ کی رات چوٹی پر بسر کی جائے ۔ اتوار کی صبح چوٹی سے اترا جائے اور پھر باقی دن سفر کر کے اتوار کی نصف شب کو گھر پہنچا جائے تا کہ سب سوموار کے روز اپنے اپنے کام پر جا سکیں ۔ یہ ایک بڑا سخت شیڈول تھا اور خیال تھا کہ کامیابی کی خوشی پر راستے کی تکان غالب آ جائے گی اور شاید وہ لطف نہ حاصل ہو سکے جس کی امید کی جا رہی تھی ۔

بہر حال یہ بارہ رکنی ٹیم لندن سے نصف شب کو روانہ ہوئی اور بین نیویز کے علاقے میں ہفتہ کی دوپہر کو پہنچ گئی ۔ دوپہر کا کھانا کھایا ظہر کی نماز ادا کی ۔ کوہ پیمائی کا سامان تیار کیا اور کمر پر بھاری تھیلے اٹھائے چوٹی پر چڑھنا شروع کر دیا ۔ کمر پر بندھے بھاری تھیلوں میں رات گزارنے کا سامان اور کھانا وغیرہ شامل تھا خوش قسمتی سے موسم بہت شاندار تھا ۔ درجہ حرارت ۷۰ فارن ہائٹ کے لگ بھگ تھا ۔ گرمی کی وجہ سے چڑھائی کی رفتار قدرے سست رہی ۔

رات کے ۹ بجے نصف راستہ طے ہو چکا تھا ٹینٹ لگائے گئے ۔ اور رات کا کھانا کھایا گیا ۔ کھانے میں ٹماٹر کا سالن اور روٹی شامل تھی ۔

رات ۱۰ بجے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اپنے سابقہ طے شدہ شیڈول پر عمل جاری رکھنے کے لئے اور چوٹی کو سر کرنے کے لئے ٹیم فوری طور پر دوبارہ چوٹی پر چڑھنا شروع کر دے اور راتوں رات چوٹی سر کر لی جائے ۔ طے کیا گیا کہ دو افراد یہیں پر رکے رہیں تا کہ اس کیمپ کی دیکھ بھال کر سکیں ۔ باقی افراد کی دو ٹیمیں بنائی گئیں ایک ٹیم چوٹی سر کرتے ہی فوراً واپس آ جائے اور دوسری ٹیم چوٹی سر کرنے کے بعد وہیں پر رات بسر کرے اور صبح صادق کے وقت واپس آ جائے ۔

رات ڈیڑھ بجے چوٹی سر کر لی گئی اس مقصد کے لئے ایک گھنٹہ تک برف پر چلنا پڑا ۔ اس وقت درجہ حرارت صفر درجے سنٹی گریڈ سے بھی کم تھا ۔ دو افراد کو جسمانی مدد کی ضرورت پڑی ان کو درد دور کرنے والی دوائیں دی گئیں تا کہ وہ سفر جاری رکھ سکیں ۔ پانچ افراد فوری طور پر کیمپ کی طرف روانہ ہو گئے ۔ باقی پانچ نے وہیں پر رات گذاری اور دو سلیپنگ بیگوں میں سو گئے ۔ ان کی آنکھ صبح چار بجے کھلی اس وقت انہوں نے طلوع سحر کا ایک ناقابل فراموش شاندار نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ۔ تاہم شدید سردی جسموں کو سُن کئے دے رہی تھی ۔ انہوں نے جلدی جلدی چند فوٹو لئے چند مزید درد دور کرنے والی دوائیں (اسپرین وغیرہ) کھائیں اور تیزی سے نیچے اترنا شروع کیا ۔ اور چونکہ ان کی جسمانی حالت کمزور ہو چکی تھی لہٰذا انہوں نے نقشوں پر دیئے گئے راستے کی بجائے شارٹ کٹ اختیار کر کے ڈھلوانوں پر پھسلنا شروع کیا اور لڑھکتے ہوئے نیچے اترنا شروع کیا ۔

اس طرح سے انہوں نے ۱۵۰ فٹ برف کا وہ حصہ طے کیا جہاں برف پر چلنے والے آلات کے بغیر چلنا ناممکن تھا ۔ صبح ساڑھے چھ بجے کیمپ میں پہنچ کر باقی دوستوں کو ساتھ لیا اور سارے ساتھی وادی میں نیچے اترنے لگے ۔ نیچے اتر کر گرم پانی سے غسل کیا دوپہر کا کھانا کھایا اور ٹیم کے تمام اراکین نہایت خوشگوار موڈ میں لندن روانہ ہوئے ۔

یہاں پر دو گائیڈ صاحبان مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے فرائض نہایت حسن و خوبی سے انجام دیئے ۔ اور خاص طور پر ٹیم کے دو زخمی اور کمزور افراد کو طبی امداد بہم پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ۔ ان کی اس ماہرانہ مدد کے بغیر چوٹی سر کرنے کا کام بڑا مشکل ہو جاتا ۔ خدا کے فضل و کرم سے یہ ٹیم سوموار کی صبح ۴ بجے بخیریت تمام لندن پہنچ گئی ۔

اگرچہ یہ خدام کا کھیلوں کا ایک پروگرام تھا لیکن قائد مجلس نے اپنے علاقے کے ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے کہا کہ اگر وہ ان کے اس دورہ کے لئے عطیات کی اپیل کر دیں تو اس سے ان کے اس سکول کو کھیلوں کا سامان حاصل کرنے میں مدد مل سکے گی ۔ چنانچہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کے اساتذہ اور والدین کو خدام کے اس پروگرام کے لئے عطیات کے خطوط لکھے ۔ اس سے جو رقم جمع ہوئی اس سے سکول کے نرسری سیکشن کے لئے کھیلوں کا سامان خریدا گیا ۔

محفوظ تحریریں

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب

آپکا خط ملا ۔ خدا تعالیٰ آپ کو علم اور ایمان کی دولت عطا فرمائے اور ایسے نیک اعمال کی توفیق دے جو اُس کی بارگاہ میں مقبول ہوں ۔ اللہ آپ کی تمام نیک تمنائیں پوری فرمائے ، ہر شر سے محفوظ رکھے اور صحت و عافیت والی کامیاب و کامران ، بامراد اور فعال لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ اور اپنی دائمی رضا کی جنت نصیب فرمائے ، دین اور دنیا دونوں سنوار دے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور رحمت کے سائے تلے رکھے ۔

آپ کی عربی نظم اچھی ہے ۔ یہاں چھپوانے کے لئے تو کسی اجازت کی ضرورت نہیں ۔ وہاں دیکھ لیں اگر الفضل مناسب سمجھے تو ضرور شائع کرے گا ۔ اللہ آپکو فصاحت و بلاغت عطا کرے اور عربی زبان میں مزید ملکہ عطا فرمائے ۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔

خاکسار مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ (الرابع)

برطانیہ میں مربّیان

ا ۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ۔ ساؤتھ آل ۔ ہنیز ۔ گرین فورڈ ۔ ہنسلو ۔ سلو ریڈنگ ۔ اسلام آباد ۔ ساؤتھمپٹن ۔ بورن ماؤتھ ۔ کرائیڈن ۔ ایسیکس ۔ جلنگھم ایسٹ لندن ۔ نارتھ لندن ۔ کرائے وو کنگ ۔ ویٹ فورڈ ۔

ب ۔ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ۔ مانچسٹر پریسٹن ۔ بلیک برن ۔ نارتھ ویلز ۔

ج ۔ مکرم طاہر سلبی صاحب ۔ بریڈ فورڈ کیگلی ۔ ہارٹلے پول ۔ لیڈز

د ۔ مکرم غلام احمد خادم صاحب برمنگھم ناٹنگھم ۔ لیسسٹر ۔ لیمنگٹن سپا اور کوونٹری ۔ نارتھمپٹن ۔ لیوٹن ۔ ہائی وائی کومبے ۔ آکسفورڈ ۔ کیمبرج ۔ کارڈف ملٹن کینز ۔ سٹیون ایج ۔

و ۔ مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب ۔ گلاسگو ایڈنبرا کیڈ ائن

ن ۔ مکرم عبد المنان طاہر صاحب ۔ ہڈرز فیلڈ ۔ سپین ویلی ۔ شیفیلڈ ۔

۳ ۔ لندن ریجن ۔ لندن ریجن میں شامل جماعتیں لندن ریجن کے امیر مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی کے سپرد ہیں ۔

بیت الفضل ۔ ارلسفیلڈ ۔ ٹوٹنگ ومبلڈن ۔ پٹنی ۔ کلافام ۔ نیو مبلڈن ۔

۳۰ ستمبر انکم ٹیکس ریٹرن بھجوانے کی آخری تاریخ

تنخواہ دار انکم ٹیکس دہندگان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ جون ۹۰ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے انکم ٹیکس ریٹرن معہ ثبوت ادائیگی انکم ٹیکس اپنے اپنے ضلعی انکم ٹیکس آفسز (سیلری سرکل) کو بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۹۰ء ہے ۔

(کنوینر تنخواہ دار انکم ٹیکس دہندگان ایسوسی ایشن ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل ۲۷۷۲۰ میں احمد DACHLAN ولد عبدالسلام صاحب پیشہ پنشنر ڈاکٹر عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زمین برقبہ 675 مربع میٹر مالیتی 27.000.000/- روپے (۲) زمین برقبہ 3100 مربع میٹر مالیتی 15.500.000/- روپے (۳) کار cedes مالیتی 12.000.000/- روپے (۴) کار Datsun مالیتی 2.000.000/- روپے میزان 56.500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1.300.000/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد احمد DACHLAN ولد عبدالسلام صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ ASYIKIN AMAM HIDAYAT انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ ANITA SETIAWATI انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۷۲۱ MRS. KASMY W/O HASAN پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۸/۲/۸۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 200 مربع میٹر مالیتی 8.000.000/- روپے میرا حصہ ۱/۲ 4.000.000/- روپے (۲) حق مہر 115.500/- روپے کل میزان 4.115.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. KASMY W/O HASAN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نسبون محمود وصیت نمبر ۲۴۲۱۵ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ AMRAN MARPAUNG انڈونیشیا

مسل ۲۷۷۲۲ ARMEN PARAMUDYA S/O ZAINUN ARIFIN۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت 1980ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ٹیلی ویژن سیٹ 21 انچ "SONY" مالیتی 800.000/- روپے (۲) A TAPE DECK SET "HIFI TEKHNIK" مالیتی 1.000.000/- روپے (۳) فرنیچر 500.000/- روپے میزان 2.300.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ARMEN PARAMUDAY انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ AMRAN MARPAUNG انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد رشید رؤف ولد عبدالرؤف صاحب۔ انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۷۲۳ MRS. ASKINAH W/O MAHPUDIN پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت 1958ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 5-1-90 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زمین برقبہ 72 مربع میٹر مالیتی 252.000/- روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۴ گرام مالیتی 100.000/- روپے (۳) حق مہر 650.000/- روپے میزان 1.002.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS ASKINAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ MAHPUDIN خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ MUJENAH پسر موصیہ۔

مسل ۲۷۷۲۴ MRS. KAMARIAH BORU SARAGIH W/O PRAYITNO پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت 1968ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان برقبہ 144 مربع میٹر مالیتی 4.500.000/- میرا حصہ ۱/۲ ہے مالیتی 2.250.000/- روپے (۲) حق مہر 105.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS KAMARIAH BRU SARAGIH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ZAINI TANJUNG S/O KURNIA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ نسبون محمود SH وصیت نمبر 24215 انڈونیشیا۔

روس اور مشرقی یورپ کے ممالک کیلئے وقف عارضی سکیم میں شرکت کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے وقف عارضی کی سکیم جاری فرمائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ایسے افراد جو چند دنوں سے لے کر چند ہفتوں یا مہینوں تک کا وقت نکال سکتے ہوں اور اس مقصد کیلئے اخراجات برداشت کرسکتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت سکیم میں حصہ لیں اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر لبیک کہیں۔ اس سکیم میں آپ خود یا اپنے دوستوں یا اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حصہ لے سکتے ہیں اور سال میں کسی بھی وقت خود کو پیش کر سکتے ہیں۔

ضرورت

چمڑے کے ملبوسات سینے کے لئے ایسے کاریگروں کی ضرورت ہے جو کٹائی اور سلائی کا اچھا کام جانتے ہوں اور نئے نئے ڈیزائن ترتیب دے سکیں۔ اگر کسی کاریگر کے پاس چمڑا سینے کی مشین ہو تو وہ بھی کرایہ پر یا قیمتاً لی جاسکتی ہے۔ چونکہ تیار مال بیرون ملک جاوے گا لہٰذا کاریگر تجربہ کار ہوں۔

رابطہ کے لئے عطا ربیؔ ۱۳/۱۳ دارالصدر جنوبی نزد یادگار چوک ربوہ ضلع جھنگ پوسٹ کوڈ ۳۵۴۶۰ ٹیلیفون نمبر ۴۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ میاں نواز شریف نے داتا دربار میں حاضری سے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کر دیا انہوں نے کہا ہے کہ میں جیت گیا تو ملک کی تقدیر بدل دوں گا۔

○ وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی عمان قطر اور متحدہ عرب امارات کے دو روزہ ہنگامی دورہ پر روانہ ہو گئے۔ اس دورہ کا پروگرام اچانک بنا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو انتخابی مہم کا آغاز یکم اکتوبر سے راولپنڈی میں جلسہ کر کے کریں گی۔ اس کے بعد وہ پنجاب کا دورہ کریں گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور سابق وفاقی وزیر اقبال احمد خان نے الیکشن سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کی کراچی کی رہائش گاہ بلاول ہاؤس کے ٹیلی فون کاٹ دیئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر غلام حیدر وائیں نے پنجاب میں میڈیکل کالجوں کی سیٹوں میں ۳۵۰ کا اضافہ کر دیا ہے۔

○ حاکم علی زرداری سمیت تین سابق اراکین اسمبلی کے خلاف ریفرنس دائر کر دیئے گئے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی توڑنے کے خلاف رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ۶ اگست کے روز پنجاب اسمبلی توڑی گئی۔ اس دن جنرل ٹکا خان گورنر تھے لیکن حکم نامہ میاں اظہر نے جاری کیا۔

○ برطانوی اخبار انڈیپینڈنٹ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کی مقبولیت میں اچانک اضافہ ہو گیا ہے۔ پاکستان میں کل انتخابات ہو جائیں تو پیپلز پارٹی جیت جائے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ کویت عراق کا حصہ ہے اور ہم اس کے لئے ایک ہزار سال تک لڑیں گے انہوں نے کہا کہ برطانوی سامراج نے یہ علاقہ عراق سے علیحدہ کر دیا تھا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ۶ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کے علاوہ پاکستان اور واشنگٹن کے تعلقات بھی خطرے میں ہیں۔

○ نچلی ذات کے لوگوں کے لئے ملازمتوں کا کوٹہ مختص کرنے کے خلاف بھارت میں مظاہرے زور پکڑ گئے ہیں۔ سرکاری گاڑیاں اور نجی املاک نذر آتش کر دی گئی۔ طیارہ جلا دیا گیا۔ روہتک میں فوج طلب کر لی گئی۔

○ پاکستان ہاکی ٹیم نے ملائیشیا کو دو کے مقابلے میں چار گول سے ہرا دیا۔

○ جنوری ۱۹۹۱ء میں پاک بھارت کرکٹ سیریز میں ایمپائر غیر جانبدار ہوں گے یعنی ان کا تعلق پاکستان یا بھارت کی بجائے کسی تیسرے ملک سے ہو گا۔

○ پاکستان میں درج شدہ ایڈز کے مریضوں کی تعداد ۴۰ ہے اور یہ تمام مشرق وسطیٰ سے آئے ہیں۔

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کی بجائے ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر کو ہو گا۔ اگر اللہ نے چاہا تو۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان